فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

دارُالافتاء جامعہ نعیمیہ

چھوٹی مساجد میں پنج وقتہ نمازوں میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال

سوال: ایسی چھوٹی مساجد جن میں امام کی آواز تمام نمازیوں تک آسانی سے پہنچتی ہو، پھر بھی امام فرض نمازوں میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کرے، شریعت کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟ (شبیر اختر، کراچی)۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب

تمام مکاتبِ فکر کے جیّد علماء کے فتاویٰ اور آراء یہی ہیں کہ ایسی بڑی مساجد جن میں پنج وقتہ نمازیں لاؤڈ اسپیکر پر پڑھائی جاتی ہیں، ان میں لاؤڈ اسپیکر کی آواز صرف اتنی رکھی جائے، جو مسجد میں موجود لوگوں کی سماعت کے لیے کافی ہو، وضو خانے تک بھی آواز جاتی ہو تو حرج نہیں، البتہ گلی، گھروں اور بازاروں تک نہ جائے، چھوٹی مساجد میں اسپیکر کے استعمال کی حاجت نہیں ہے۔ لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ضرورت کے لیے ہے، لہٰذا اس کی جتنی آواز سے مسجد میں وعظ ونصیحت کی ضرورت پوری ہوجائے اور دوسروں کو تکلیف نہ ہو، اُس حد تک جائز ہے۔ لاؤڈ اسپیکر کی آواز بلند رکھنے سے مسبوق یا تنہا نماز پڑھنے والے یا تلاوت میں مشغول لوگوں کی نماز اور عبادت میں خلل واقع ہوتا ہے، علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

''صَرَّحَ فِي السِّرَاجِ بِأَنَّ الْإِمَامَ إِذَا جَهَرَ فَوْقَ الْحَاجَةِ فَقَدْ أَسَاءَ''۔

ترجمہ: '''سراج الوہاج'' میں صراحت فرمائی: امام کا حاجت سے زیادہ آواز بلند کرنا برا ہے''۔

(رَدُّالْمُحْتَارِ عَلَى الدُّرِّالْمُخْتَار، ج:1، ص:589)

مزید لکھتے ہیں: ''وَأَمَّا رَفْعُ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ فَجَائِزٌ كَمَا فِي الْأَذَانِ وَالْخُطْبَةِ وَالْجُمُعَةِ وَالْحَجِّ ، وَقَدْ حَرَّرَ الْمَسْأَلَةَ فِي الْخَيْرِيَّةِ وَحَمَلَ مَا فِي فَتَاوَى الْقَاضِي عَلَى الْجَهْرِ الْمُضِرِّ وَقَالَ: إِنَّ هُنَاكَ أَحَادِيثَ اقْتَضَتْ طَلَبَ الْجَهْرِ، وَأَحَادِيثَ طَلَبَ الْإِسْرَارِ وَالْجَمْعُ بَيْنَهُمَا بِأَنَّ ذٰلِكَ يَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الْأَشْخَاصِ وَالْأَحْوَالِ، فَالْإِسْرَارُ أَفْضَلُ حَيْثُ خِيفَ الرِّيَاءُ أَوْ تَأَذِّي الْمُصَلِّينَ أَوِ النِّيَامِ وَالْجَهْرُ أَفْضَلُ حَيْثُ خَلَا مِمَّا ذُكِرَ، لِأَنَّهُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَلِتَعَدِّي فَائِدَتِهِ إِلَى السَّامِعِينَ، وَيُوقِظُ قَلْبَ الذَّاكِرِ فَيَجْمَعُ هَمَّهُ إِلَى الْفِكْرِ، وَيَصْرِفُ سَمْعَهُ إِلَيْهِ، وَيَطْرُدُ النَّوْمَ وَيَزِيدُ النَّشَاطَ''۔

ترجمہ: ''اونچی آواز کے ساتھ ذکر کرنا جائز ہے، جیسا کہ اذان، خطبہ اور جمعہ وحج میں بلند آواز سے ذکر کیا جاتا ہے اور صاحبِ فتاویٰ خیریہ

(جاری ہے۔۔۔)

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA
Block-15, Federal, 'B' Area, Karachi-Pakistan.
Ph: 92-21-36314508
muftinaeemia@yahoo.com
دارالعلوم جامعہ نعیمیہ
بلاک نمبر 15 فیڈرل 'بی' ایریا، کراچی

نوٹ: کسی بھی مسئلے کی تصدیق کے لیے اس نمبر پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

نے فتاویٰ قاضی میں مذکور ممانعت کے قول کو اس صورت پر محمول کیا ہے، جب ضرر و تکلیف کا باعث ہو اور انھوں نے کہا ہے: اس بابت کچھ احادیث جہر کا اور کچھ اخفاء کا تقاضا کرتی ہیں اور ان کے مابین تطبیق کی صورت یہ ہے، جواز و ممانعت مختلف اشخاص و احوال کے اعتبار سے ہے، پس جب ریاکاری یا نمازیوں یا سونے والوں کی اذیت کا اندیشہ ہو تو پست آواز میں ذکر کرنا افضل ہے اور جہاں یہ چیزیں نہ ہوں، تو جہر افضل ہے کیونکہ عمل کے اعتبار سے اس بارے میں احادیث کثیر ہیں اور سننے والوں کو اس کا فائدہ ہوتا ہے اور ذاکرین کے دل کو بیدار کرتا ہے پس وہ ہمہ تن گوش ہو کر اُسے سنے گا، (رَدُّالْمُحْتَارِ عَلَی الدُّرِّ الْمُخْتَار، ج:6، ص:398)''۔

علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''وَإِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ فَوْقَ حَاجَةِ النَّاسِ فَقَدْ أَسَاءَ لِأَنَّ الْإِمَامَ إِنَّمَا يَجْهَرُ لِإِسْمَاعِ الْقَوْمِ لِيَدَّبَّرُوْا فِيْ قِرَاءَتِهٖ لِيَحْصُلَ إِحْضَارُ الْقَلْبِ كَذَا فِي السِّرَاجِ الْوَهَّاجِ''۔

ترجمہ: ''اور جب امام نے (نماز میں قراءت کرتے ہوئے جماعت میں شامل) لوگوں کی ضرورت سے زیادہ آواز بلند کی تو اس نے برا کیا، کیونکہ امام (جماعت میں شامل) لوگوں کو سنانے کے لیے آواز بلند کرتا ہے تاکہ وہ قراءت میں غور و فکر کریں اور اُنھیں حضوریِ قلب حاصل ہو، ''السراج الوہاج'' میں اسی طرح ہے، (فتاویٰ عالمگیری، ج:1، ص:72)''۔

الغرض اگر آپ کا بیان درست ہے، مسجد چھوٹی ہے اور امام کی قراءت کی آواز تمام نمازیوں تک صحیح پہنچتی ہے، تو ان کا بلاضرورت لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنا درست نہیں ہے، نماز تو صحیح طور پر ادا ہو جائے گی، لیکن امام کا یہ طرزِ عمل اور اس پر اصرار نامناسب ہے۔

مفتی منیب الرحمٰن

رئیس دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ، کراچی

18 دسمبر 2023ء

دار الافتاء